امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ''نیکی کی دعوت'' سے لئے گئے مواد کی چوتھی قسط

صفحات 17

اچھّی بُری صُحبت

- دِل اور ناک کے مرض سے نجات 03
- عجوہ کھجور کی گٹھلی سے دِل کا علاج 04
- غار کا عابد 17
- شیطانی وَسوَسے سے حفاظت کا وظیفہ 07
- انوکھی گائے 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 99 تا 116 سے لیا گیا ہے۔

اچھی بُری صحبت

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 17 صَفْحات کا رسالہ: ''**اچّھی بُری صُحبت**'' پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے پسندیدہ بندوں کی صُحبت نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت کر۔ اٰمین بجاہِ النّبیّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (تِرمذی ج۲ ص۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُحبت کے فوری اثرات کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضَرور رکھتی ہے، مَثَلاً اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے **نَمی** ہو، چہرے پر آثارِ غم خوب نُمایاں ہوں اور لہجے سے **اُداسی** جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی **غمگین** ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اِتّفاق ہو جس کا چہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے **خوشی** سے دَمک رہا ہو، لبوں پر **مسکراہٹ** کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے **مَسَرَّت** کا اِظہار ہو رہا ہو تو خواہی نخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اُس کی **خوشی** میں شریک ہو جائیں گے۔

اچھی بُری صُحبت کے اثرات

اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صُحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر **غافل** ہوں اور گناہوں کے اِرتکاب میں کسی قسم کی **جھجک** محسوس نہ

کرتے ہوں تو غالِب گُمان ہے کہ وہ بھی بَہُت جلد اُنہی کی **مانند** ہوجائے گا اور اگر کوئی آدمی عاشقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرے جن کے دل **فکرِ مدینہ** سے مَعْمُور ہوں، وہ دن رات آخرت کی فَلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی **اِصلاح** کی کوشِش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں **اللہ** تَعَالٰی کے **خوف** سے روتی ہوں، تو بَہُت امّید ہے کہ یِہی کیفیّات اُس شخص کے دل میں بھی سَرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بُری صُحبتوں سے بچا یا الٰہی
بنا مجھ کو اچّھا بنا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطْعاً ضَرورت نہیں، تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور و فِکْر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں **مسلسل** سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لَب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہوگا اور زَبان تلاوتِ قراٰن اور ذِکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نَرمی، بے صَبْری کی جگہ صَبْر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجزی اور احترامِ مُسلِم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، اَلْغَرَض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دل اور ناک کے مَرَض سے نجات

مدینہ ۳

آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَملُو ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ مُراد آباد (یُوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُنْدر میں غَرَق تھا۔ نمازوں سے دُوری، فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندگی کے ایّام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر رتھے۔ رُوحانی اَمراض کے علاوہ میں جسمانی اَمراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچِہ مجھے **ناک کی ہڈّی** بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ **دل کی بیماری** بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیّت کا شکار رہتا تھا۔ بِالآخر عِصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل چھٹے۔ ہُوا یوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور میں نے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو سنّتوں کے راستے پر ڈال دیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ **مَدَنی قافِلے سے واپسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی دُرُست ہوچکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مَرَض بھی خَتْم ہوگیا۔**

دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو　　پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا!　　آ کے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو　(وسائلِ بخشش ص ۶۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُعاشَرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت اور اس دَوران عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آئی تو اُن کی اِصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِفَضْلِہٖ تعالیٰ وہ

www.dawateislami.net

جسمانی بیماریوں سے بھی صحت یاب ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی بھی دُرُست ہوئی اور دل کے مُہلِک مَرَض سے بھی انہیں نَجات ملی۔ ضِمْناً ثواب کمانے کی نیّت سے دل کے عِلاج کا ایک **مَدَنی نُسخہ** حاضِرِ خدمت کرتا ہوں۔ چُنانچِہ

عَجوہ کھجور کی گُٹھلی سے دل کا عِلاج

ایک مقامی اَخبار کے ''کالَم'' میں دیئے ہوئے ایک واقِعے کو بِالتَّصَرُّف عَرض کرتا ہوں: 84 سالہ ایک بَہُت بڑے سابِق فوجی افسر کا بیان ہے کہ 56 سال کی عمر میں مجھے دل کا عارِضہ لاحِق ہوا، میں اپنے مَرَض کو خُفیہ رکھنا چاہتا تھا کیوں کہ اِس کے اِظہار سے میرے فوجی کیرئیر پر زَد پڑ سکتی تھی چُنانچِہ میں ڈاکٹری علاج سے کَترا رہا تھا۔ ایسے میں مجھے کسی صاحِب نے بتایا کہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی مشہور کھجور ''عَجْوہ'' کی گٹھلیاں باریک پیس کر اُس کا پوڈر (یعنی سُفوف) روزانہ صبح آدھی چمچ پانی کے ساتھ نِگل لیجئے۔ میں نے اُس مَدَنی نسخے پر عمل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر میری صحّت میں بہتری آگئی۔ یہ نُسخہ وہ (23-12-2010 کے اخبار کے مطابق) آج بھی اِستِعمال کر رہے ہیں اور شاید اِسی کی بَرَکت سے 84 سال کی عمر میں بھی وہ نہ صِرف صحّت منداور روزمرّہ کے کاموں میں مُتَحَرِّک (ACTIVE) ہیں بلکہ اُن کا دل بھی جوانوں کی طرح مضبوط ہے۔ اُسی اَخباری کالَم میں یہ بھی ہے کہ 1995ء میں پاکستان کی ایک مشہورترین شخصیّت کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کے دل کی تین نالیاں بند ہوچکی ہیں۔ اِس پر اُنہوں نے انجیوپلاسٹی (Angioplasty) کروانے کیلئے لندن جانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے (یعنی مذکورہ سابِق فوجی افسر نے) انہیں بھی یہ **مَدَنی نُسخہ** بتایا اور مشورہ دیا کہ آپ 30 دن تک یہ علاج کرلیجئے، اگر فائدہ نہ ہو تو بے شک انجیوپلاسٹی کروالیجئے۔ چُنانچِہ اُنہوں نے یہ **مَدَنی نُسخہ** لیا اور اس کا استعمال شروع کر دیا، ایک مہینے کے بعد یہ لندن گئے، وہاں انہوں نے دنیا کے ایک نامور کارڈیالوجسٹ (یعنی ماہرِ اَمراضِ قلب) سے رابِطہ کیا، اُس نے ان کے ٹیسٹ کرائے اور ٹیسٹوں کے نتائج دیکھ کر انہیں بتایا آپ کا دل مکمّل طور پر ٹھیک ہے، آپ کو کسی قسم

کے عِلاج کی ضَرورت نہیں۔ انہوں نے اپنے پُرانے ٹیسٹ کی رِپورٹس اُس کے سامنے رکھ دیں، اُس نے دونوں ٹیسٹ مَیچ کیے اور یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں ٹیسٹ ایک ہی شخص کے ہیں۔ قِصّہ مختصر وہ واپَس پاکستان آئے اور اُنہوں نے اِس **مَدَنی نُسخے** کو اپنا معمول بنالیا۔ 2009ء میں انہوں نے دوبارہ ٹیسٹ کروائے، پرانے ٹیسٹ کی رِپوٹس ملا کر دیکھی اور اس کے بعد یہ بتا کر حیران کر دیا کہ 1995ء سے لے کر 2009ء تک اُن کے دل میں کسی قسم کا کوئی فَرق نہیں آیا، ان کا دل مکمّل طور پر صحّت مند ہے۔ وہ یہ **مَدَنی نُسخہ** آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور اپنے بے شُمار دوستوں کو بھی کروا رہے ہیں۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

مَدَنی اِنعامات

دعوتِ اسلامی نے اِس پُر فِتن دور میں ''نیک بننے کا نُسخہ'' بنام **''مَدَنی اِنعامات''** بصورتِ سُوالات عِنایت فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 اور خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ وغیرہ مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قَبْل (یا کسی بھی مناسِب وقت پر) **''فکرِ مدینہ''** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی اِنعامات کے ''جیبی سائز رسالے'' میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ **اِن مَدَنی** اِنعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوَٹیں **اللہ** تَعَالٰی کے فضل و کرم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ با کردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ حاصل کیجئے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اُس میں دیئے گئے خانے پُر کیجئے اور ہجری سِن کے مطابِق ہر مَدَنی ماہ

کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لئے بِشارتِ عُظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے، چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح حَلْفِیَّہ (یعنی قسم کھا کر) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶؁ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿دسواں علاج﴾ اَورادو وَظائِف کا مَعمُول بنا لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! **رِیا کاری** سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 8 **روحانی علاج** بھی کیجئے، جن سے رِیا کاری کے وَسْوَسے دور ہوں گے۔

﴿1﴾ روزانہ یہ دعا تین بار پڑھ لیجئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی **رِیا** دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّی

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَالَااَعْلَمُ،[1]

﴿۲﴾ جب بھی دل میں **رِیاکاری** کا خیال آئے تو''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

﴿۳﴾ روزانہ دس بار''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر کر دیتا ہے۔

﴿۴﴾ سورۃُ الْاِخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر **شیطان مع لشکر** کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔(الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

﴿۵﴾ سورۃُ النّاس پڑھ لینے سے بھی وَسْوَسے دور ہوتے ہیں۔

﴿۶﴾ **مُفَسِّرِ** شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: ''**صُوفیائے کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار''**لاحَول شریف**'' پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ **شیطانی** سے بَہُت حد تک اَمْن میں رہے گا۔'' (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۷)

﴿۷﴾ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ (پ ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وَسْوَسہ دور ہوجاتا ہے۔

﴿۸﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾﴾ (پ ۱۳ ابراھیم آیت ۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسْوَسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ

مدینہ

[1] اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

مُخرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے **مُنقَّش ہلالین** اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے)

رِیا کاری سے ہر دَم تُو بچانا

خدایا بندۂ مُخلِص بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عِلاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی **اِفاقہ** نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ **"دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔"** کیونکہ اگر ہم نے عِلاج تَرک کر دیا تو گویا خود کو مکمَّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ **رِیا کاری** سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **مِنہاجُ العابِدین** میں **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی نے جو کچھ فرمایا اُس کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، **اللہ** عزَّوَجلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجُود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ **اللہ** عزَّوَجلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صَبْر کا اِمتحان مطلُوب ہے، یعنی **اللہ** عزَّوَجلَّ آزمارہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔ (مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶)

رِیاکاریوں سے بچا یاالٰہی

سِیَہ کاریوں سے بچا یا الٰہی

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِبادت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی رِیا کاری کا بیان کیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رِیا کاری **عبادت** میں کی جاتی ہے لہٰذا **عبادت کی تعریف** بھی عرض کرتا ہوں، پھر مزید **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ہوئے اِنْ شَآءَاللہ عبادت کی اَقسام اور کچھ **نیّت** کے مُتَعلِّق بھی عَرْض کرنے کی نیّت ہے۔

عِبادت کی تعریف بیان کرتے ہوئے **عُلَماءِ کرام فرماتے ہیں:** کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا ''عِبادت'' ہے اور اگر عِبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ مَحْض (یعنی صِرف) **تعظیم** ہوگی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نَماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عِبادت ہے لیکن ہاتھ باندھنے کا یِہی عمل بارگاہِ رِسالت میں سُنہری جالیوں کے رُوبرُو ہو، یا صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ہو، کسی بُزُرگ کی تشریف آوری کے موقع پر ہو، تبرُّکات کی زیارت کرتے ہوئے ہو، کسی وَلیُّ اللہ کے مَزارشریف کے سامنے ہو، اپنے پیر صاحِب، اُستاد یا ماں باپ وغیرہ کے لئے ہو تو یہ عبادت نہیں فَقَط **تعظیم** ہے۔

رِضائے ربُّ الْاَنام والا ہر کام عِبادت ہے

عبادت کامفہوم بَہُت وسیع ہے اور یہ رِضائے ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کیلئے کئے جانے والے ہر کام کو مُحیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، جیسا کہ فتاوٰی رضویہ جلد29 میں غَمْزُ الْعُیُون اور رَدُّالْمُحتار کے حوالے سے لکھا ہے: ''عبادت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ ثواب کی نیّت پر موقوف ہوتی ہے۔'' تاجُ الْعَرُوس میں نَقل کیا: ''عبادت وہ فِعل ہے جس کے کرنے پر رب راضی ہوتا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص ۶۴۷،۶۴۸) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان کی تحریر کا خُلاصہ ہے: جو بھی کام ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کیا جائے **عبادت** ہے۔

(مُلَخَّص از تفسیرِ نعیمی ج۱ ص ۷۷)

قَبولیّتِ عمل کی شرائط

مدینہ ۳ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! عمل کی قَبولیّت کے لئے ثوابِ آخرت کی نیّت نا گُزیر (یعنی ضَروری) ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن'' **کنزالایمان مَع خزائن العرفان** ''صَفحہ 529 پر پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل** کی اُنیسویں آیتِ کریمہ میں **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی ارشادفرماتا ہے:

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: عمل کی قَبولیّت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (۱) **طالبِ آخرت** ہونا یعنی **نیّت نیک** (اچّھی نیّت ہو) (۲) سَعی (کوشش) یعنی عمل کو باہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (۳) **ایمان** جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے

(خزائن العرفانُ ص ٥٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُطُفَیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات اور **اچّھی نیّتوں** کی عادات نصیب ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ہر عمل کا دار و مدار نیّت پر ہے

قراٰنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ مُعتبر کتاب بخاری شریف ہے، اِس کی سب سے پہلی حدیثِ پاک ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اَعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱) اِس حدیثِ پاک کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مفتی شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بغیر نیّت کسی ثواب کا اِستحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔ (نزھۃُ القاری ج ۱ ص ۱۷۲)

اچھی نیّتوں کے مُتعلِّق 2 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، "جہنّم میں لے جانے والے اعمال" صَفحہ 173 تا 174 سے اچّھی نیّتوں کے فضائل پر دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴) ﴿2﴾ اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

نیّت کسے کہتے ہیں؟

نیّت، دل کے پُختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔ (نُزھۃُ القاری ج ۱ ص ۱۶۹)

مُباح کام اچھی نیّت سے عبادت ہو جاتا ہے

بَہُت سارے کام مُباح ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مَثَلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اِکٹّھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اِس کا

طریقہ بیان کرتے ہوئے **میرے آقا اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچھّی نیّت) سے **مُستَحَب** ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص ٤٥٢) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حُکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مَثَلاً کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی[1] کرنا۔ (اَیضاً ج۷، ص۱۸۹، رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ٧٥)

مُباح کام میں اچھی نیّتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو **بُرا** ہو جائے گا اور اچّھی نیّت سے کیا جائے تو **اچّھا** اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قیامت کے حساب کی دُشواری دَرپیش ہوگی۔ لہٰذا عقلمندی یِہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچّھی نیّت کر ہی لیا کرے، ہو سکے تو زیادہ نیّتیں کرے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ **نیّت** کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

نیّت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی روایت

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فِرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الٰہی

[1] یعنی میاں بیوی کا "مِلاپ"

میں پیش کرتے ہیں تو **اللہ** تَعَالٰی فرماتا ہے: **اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ** یعنی ''اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو، اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو۔'' فِرِشتے عَرض کرتے ہیں: **یا اللہ**! تیرے اِس بندے نے جو نیک اَعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ **اللہ** تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ **لَمْ يُرِدْ وَجْهِيْ** یعنی ''اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی،'' اِس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فِرِشتے کو **اللہ** تَعَالٰی یہ حُکم فرماتا ہے کہ **اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا** یعنی'' فُلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔'' فِرِشتہ عَرض کرتا ہے: ''**یا اللہ**! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کِیا!'' **اللہ** تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر **اس کی نیّت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیّت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا**۔ (حِلْيَةُ الْاَولیاء ج۲ ص۳۵۶ رقم ۲۰۴۸ وغیرہ) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مزید فرماتے ہیں: حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** یعنی ''مومن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ **نیّت** اچّھی ہو اور اگر **نیّت** بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچّھی **نیّت** پر تو بَہَر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومن کی **نیّت** اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِين نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا اندر عمل اِخلاص نیست
در جہاں از بندگانِ خاص نیست

یعنی جس کے عمل میں اِخلاص نہیں وہ دُنیا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے نہیں ہے ؎

ہر کرا کار از برائے حق بُوَد
کارِ اُو پیوستہ بارونق بُوَد

یعنی جس کا عمل رِضائے ربِّ لَم یَزَل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق رہا کرتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج۱ ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی نیت اچّھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بَسا اوقات **بُری نیّت** کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوجاتا ہے۔ اس ضِمن میں **دو حکایات** پیشِ خدمت ہیں چُنانچِہ

(1) انوکھی گائے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دَورے پر نکلا۔ اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قِیام ہوا، (میز بان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دُوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ **انوکھی گائے** چھین لینے کی **بُری نیّت** کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب **تَعَجُّب** کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ''بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظُلم کی **نیّت** کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہوگیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے'' یہ حیرت اِنگیز اِنکشاف سُن کر بادشاہ نے **انوکھی گائے** ظُلماً چھین لینے کی **نیّت** ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اِس واقِعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔

(مُلَخَّص از شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٥٣ رقم٧٤٧٥)

(2) گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ''کِسریٰ'' ہوا کرتا تھا جس طرح مِصر کے تمام بادشاہ ''فِرعون'' کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہِ کسریٰ اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچّی **گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس** لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بَہُت لذیذ تھا، اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بَہُت اعلیٰ قسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے گئی، اِس دَوران بادشاہ کی **نیّت خراب** ہوگئی اور اس نے طے کرلیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا

باغ ان کو دیدوں گا۔ اِتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی **نیّت** خراب ہوگئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اِس کا کیسے عِلم ہوا؟ کہنے لگی: ''پہلے بآسانی رس نِچُڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوُجُود بھی میں رس نہ نکال سکی۔'' بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری **نیّت** ترک کردی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشش کرو۔ چُنانچِہ وہ گئی اور بآسانی رس نکال کرلانے میں کامیاب ہوگئی۔

(حياة الحيوان الكبرىٰ ج ۱ ص ۲۱۶، المنتظم فی تاريخ الملوك والامم لابن الجوزی ج ۱۶ ص ۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔ مَثَلاً کپڑے پہنتے وَقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پہَل کی، اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت **سُنّت** پر عمل کی بِالکل ہی **نیّت** دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ''عبادت'' نہیں، ''عادت'' کہلائے گا سنّت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نیّت کے مُتعلّق ایک معلوماتی فتویٰ

دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ''دارُالْاِفتاءِ اہلسنّت'' کا **نیّت** کے **مُتعلّق** ایک معلوماتی **فتویٰ** مُلاحظہ فرمائیے: بے شک بِغیر نیّت کے کسی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیّت کی جانے والی) **عبادتیں** ''عادتیں'' بن جاتی ہیں۔ کسی **عملِ خیر میں نیّت** کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اس کی طرف **مُتوَجِّہ** ہو اور وہ عمل **اللہ** تعالٰی کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو، اس نیّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ **دل کا مُتوَجِّہ ہونا اور اللہ** تعالٰی **کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیّت** ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں **نیّت** کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر **نیّت** نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اَلنِّيَّةُ لُغَةً: اَلْقَصْدُ وَشَرْعاً تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالْقَصْدُ بِهَا تَمْيِيزُ الْعِبَادَةِ عَنِ الْعَادَةِ ۔ یعنی نیّت کے **لُغوی معنیٰ** ہیں: ''قصد و ارادہ'' اور **شرعی معنیٰ** ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتوَجِّہ کرنا اور وہ عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو اور نیّت سے ''عبادت'' اور ''عادت'' میں فرق کرنا

www.dawateislami.net

مقصود ہوتا ہے۔(مِرقاۃُ المفاتیح ج ۱ ص ۹٤) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بَہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اس میں بھی ''عبادت کی نیّت'' موجود ہوتی ہے اوراس کا اِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ اِبتِداءً یا بطورِ خاص جس قَدَر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بار ہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اَصلاً (یعنی بِالکل) ہی نیَّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقِعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچھّی نیّتوں کی توفیق کیسے ملتی ہے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر مُباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ) ایک یا زیادہ نیّتوں کا اِحتِمال (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذَرِیعے وہ مُباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو جاتا ہے اوراس کے ذَرِیعے بُلند دَرَجات حاصِل ہوتے ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مُباح کاموں کو اچھّی نیتوں کے ذَرِیعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجالاتا اور خود کو ثوابوں سے محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسِب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذِہن میں آنے والے خیال) لحظے (لَحْ۔ظے یعنی لمحے) اور اُٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اَہَم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قِیامت کے دن سُوال ہوگا کہ کیوں کیا تھا؟ اوراس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مُباح کا اچھّی نیّت کے ذَرِیعے عبادت بن جانا) صِرف اُن مُباح اُمُور کے بارے میں ہے جن میں کراہت نہ ہو۔ اِسی لیے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَلالُھَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُھَا عَذَابٌ۔ یعنی اِس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ٥ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اِس طرح کی نِیّتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتّہ جس کے دل میں دُنیوی نعمتوں کا غلبہ ہو اُس کے دل میں اِس طرح کی نِیّتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اِس قسم کی نیّتوں کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیّت ہو بھی تو محض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیّت سے اِس کا کوئی تعلُّق نہیں ہوتا! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٥ ص ۹۸)

www.dawateislami.net

واش رُوم جانے میں بھی نیّتیں کرنی چاہئیں

بیتُ الخلا جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص۹۸)

ایک صاحِب چھت پر بال بنا رہے تھے، اُنہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری **کنگھی** لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا **آئینہ** بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے **ایک نیّت** کے ساتھ اپنی زوجہ کو **کنگھی** لانے کے لیے کہا تھا، جب اُنہوں نے **آئینہ** لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی **نیّت** نہ تھی لہٰذا میں نے نیّت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتّٰی کہ **اللہ** تعالٰی نے مجھے **نیّت** عنایت فرمائی اس پر میں نے کہدیا: ہاں۔ وہ بھی لے آئیے۔ (قُوتُ القلوب ج ۲ ص۲۷۴)

پہلے کے مسلمان باقاعدہ عِلمِ نیّت سیکھتے تھے

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ''جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلْم حاصِل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے **عِلمِ نیّت** بھی سیکھتے تھے۔'' (ایضاً ص۲۶۸) حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''خلوصِ نیّت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے ستّر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' یا یہ فرمایا کہ ''سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' (ایضاً ص۲۷۶) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''کئی چھوٹے **عمل** ایسے ہیں جن کو **نیّت** بڑا عمل بنا دیتی ہے۔'' (ایضاً ص۲۷۵)

غار کا عابد

لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیّت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اَعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چُنانچِہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک **اللہ** تعالٰی کی عبادت کی۔ فِرِشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وُہ قَبول نہ کیے جاتے۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ''اے ہمارے پَروَرْدَگار تیری عزّت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اُٹھائے ہیں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فِرِشتو! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی **نیّت** بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اِس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی رِیا و شہرت کا طلبگار رہے) (ایضاً ص۲۶۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرامینِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ:

(1) رنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 25 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

(2) خوفِ خدا کے حصول کیلئے خائفین کی صحبت بہت ضروری ہے۔

(مدنی مذاکرہ، (بعدِ عشا) 20 رمضان المبارک 1436ھ)

(3) بُری صحبت، ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

(مدنی مذاکرہ، (بعدِ عشا) 25 رمضان المبارک 1436ھ)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net